سوال

امتحانات میں نقل کرنا

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امتحانات میں نقل کرنا یا کسی دوسرے کو نقل کرانا شرعاًنا جائز ہے اور حرام ہے، یہ کئی گناہوں کا مجموعہ ہے :

اس میں دھوکا دینا پایا جاتا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مَن غَشَّ فَلَيسَ مِنّي (صحیح مسلم، الإیمان : 102)

جس نے دھوکا کیا، وہ مجھ سے نہیں۔

نقل کرنا وعدہ خلافی بھی ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے وعدے کی پاسداری کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (الإسراء : 34)

اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کا سوال ہوگا۔

یہ قانون شکنی بھی ہے؛ کیوں کہ حکومتی قوانین کے مطابق نقل کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، اس لیے نقل کرنا یا کسی کو نقل کروانا ناجائز اور حرام ہے۔

اگر انسان نے نقل کرنے کے لیے رشوت دی ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ درج ذیل وعید کی زد میں بھی آجائے گا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ (سنن ترمذي، أبواب الأحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم : 1336) (صحیح)

رسول اللہ ﷺ نے فیصلے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

امتحانات م یں نقل کرنے سے مستقبل میں کئی ایک خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں :

1. انسان حکومتی ادارے سے سر ٹیفکیٹ لے لیتا ہے حالانکہ وہ اس کا حق دار نہیں ہے۔

2.اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر وہ نوکری کرے گا تو اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی محل نظر ہے۔

3.نااہل لوگوں اداروں میں آجاتے ہیں جس سے نظام تباہ ہوجاتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب